مدنی دور میں داعی اعظم ﷺ کے خلاف پروپیگنڈا مہم- تحقیقی جائزہ

ڈاکٹر محمد رفیق*

Allah Almighty sent His Last Prophet Muhammad (SAW) to guide the mankind. The Prophet (SAW) began to address atheistic and pagan practices and deviations of Jews and Christians, all of them stood against him and opposed his teaching and message. They also tried to prevent the common people from accepting the Deen-e- Haq, the true religion. In this respect, besides the opposition of Maccans, the character of Jews and Hypocrites (so called Muslims) is horrible in Madina. They opposed the Prophet (SAW) for the sake of their socio-political supremacy and economic interest. With the help of Allah Almighty, their every conspiracy failed badly. These days this episode of negative propaganda against the Holy Prophet (SAW) and Islam is being respected by Judo- Christians and other opponents of Islam. Insha Allah, their malicious designs will prove futile as truth always triumphs.

دعوت اسلام کے خلاف اہل کتاب کی پروپیگنڈ امہم نہ صرف بری طرح ناکام ہوئی بلکہ اس مذموم مہم کا الٹا اثر یہ ہوا کہ علمائے اہل کتاب کا فاسقانہ کردار قرآن نے کھول کھول کر بیان کر دیا۔ جس سے ان کی رہی سہی عزت وتوقیر بھی خاک میں مل گئی اور ہر کس وناکس پر یہ عیاں ہو گیا کہ یہ مقدس ہستیاں کس قدر تقوی وطہارت کے جھوٹے لبادے اوڑھے ہوئے تھیں؟ نیز عوام الناس ان کے حقیقی کردار سے آگاہ ہو کر ان کو لعن طعن کر رہے تھے کہ ان ریاکاروں سے تو ان کا خالق ومالک بھی شدید ناراض ہے۔ اس طرح یہ خود ساختہ عظیم المرتبت شخصیات کو رسوا کن انجام سے دوچار ہونا پڑا، جس پر انہوں نے پشیمان ہونے کی بجائے نئی منصوبہ بندی کی کہ اب براہ راست امام الانبیاء داعی اعظم حضرت محمد ﷺ کی ذات اقدس کو ہدف تنقید بنا کر عوام الناس کی نگاہوں میں بے وقعت بنا دیں۔ ان کے اس مکارانہ عزائم کی تکمیل میں شر پسند گروہ منافقین نے بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

یہ بڑی دلخراش صورت حال ہے کہ اہل کتاب جس ہستی کے صدیوں سے بے تابی سے منتظر تھے اور ہر طلوع آفتاب میں ان کے لیے پر مسرت لمحات وہ ہونے تھے جن میں یہ نوید ملتی کہ "سراج منیر" انسانیت کو ضلالت وگمراہی سے چھٹکارا دلانے آ پہنچے ہیں لیکن جب عظیم نویدِ سعید ان کے کانوں تک پہنچی تو اہل کتاب حسد وکینہ کی بناء پر غم وغصے سے پیچ وتاب کھانے لگے۔ نیز خوب غور وخوض اور تحقیق

* ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، گورنمنٹ اسلامیہ کالج، ریلوے روڈ، لاہور۔

کے بعد رسول آخر الزماں ﷺ کے جانی دشمن بن گئے۔ چنانچہ یہود اور منافقین نے آپ کے خلاف زبردست پروپیگنڈا محاذ قائم کیا تاکہ عوام الناس کو گمراہ کر کے اپنی مذہبی اور سیاسی اجارہ داری قائم رکھ سکیں۔

ا۔ جھوٹے پروپیگنڈا کے مختلف طریقے

صحابی رسول کی وفات پر بدترین پروپیگنڈا

ہجرت مدینہ کے کچھ دن بعد حضرت ابو امامہ اسعدؓ بن زرارہ خناق کے عارضہ کی بنا پر انتقال فرما گئے جو بنو نجار کے نقیب اور جلیل القدر اصحاب میں سے تھے جس پر حضور ﷺ کو سخت صدمہ پہنچا۔ لیکن اس صدمہ کو اسلام دشمنوں نے اپنے مفسدانہ پروپیگنڈا کے ذریعے دگنا کر دیا۔ یہود اور منافقین ہر جگہ یہ کہتے پھرتے کہ اگر محمد سچے نبی ہوتے تو کبھی بھی ان کا ایسا پُرجوش ساتھی اس طرح نہ مرتا۔ چنانچہ وہ قلب حساس جو چاروں طرف سے دکھوں کے تیروں کی زد میں تھا یہ فرمائے بغیر نہ رہ سکے کہ میں اپنی جان کے لیے اور اپنے صحابی کے لیے حکم الٰہی میں کچھ قدرت نہیں رکھتا۔

"بئس المیت بو مامة، لیهود و منافقی العرب یقولون :لو کان نبیا لم یمت صاحبه، ولا ملك لنفسی ولا لصاحبی من الله شیئا۔" (1)

تحویل قبلہ پر نبی کریم ﷺ کو ہدف تنقید بنانا

تحویل قبلہ کے حکم کو یہود اور منافقین نے خوب اچھالا اور طرح طرح کی چہ میگوئیاں کیں چنانچہ پروپیگنڈا کا ایسا طوفان اٹھایا گیا کہ قوم یہود کہنے لگی کہ انھوں نے اس سے قبل قبلہ انبیاء کی مخالفت کی۔ اگر یہ نبی ہوتے تو اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے اور منافقین کہنے لگے ہم نہیں سمجھتے کہ محمد کس طرف رخ کرنا چاہتے ہیں ؟ اگر پہلی صورت حق تھی تو انہوں نے اسے ترک کر دیا اور اگر دوسری صورت حق تھی تو پہلے باطل پر تھے اس طرح جہلا کی طرف سے کئی باتیں کی جانے لگیں۔(2)

حالانکہ اہل کتاب کے اہل علم قطعی علم رکھتے ہیں کہ تحویل قبلہ کا حکم برحق ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۠ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۭ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَكُمْ شَطْرَهٗ ۭ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۭ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ "(3)

(سو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔ اور تم لوگ جہاں ہوا کرو (نماز پڑھنے کے وقت) اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ نیا قبلہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ ان سے بے خبر نہیں)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: "یہ یہودی جو چاہیں باتیں بنائیں لیکن ان کے دل جانتے ہیں کہ قبلہ کی تبدیلی اللہ کی جانب سے ہے اور برحق ہے کیونکہ یہ خود ان کی کتابوں میں بھی موجود ہے لیکن یہ لوگ کفر و عناد اور تکبر و حسد کی وجہ سے اسے چھپاتے ہیں۔"(4)

یہود کی ہجویہ شاعری

یہود رسول اللہ ﷺ کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ اور تیزی سے پھیلتے ہوئے دین اسلام سے حد درجہ حسد میں مبتلا تھے۔ ایک طرف وہ آپ سے معاہدہ میں بندھے تھے تو دوسری طرف اسلام کی مخالفت میں دن رات ایک کیے ہوئے تھے۔ چنانچہ جہاں موقع میسر آیا تو وہ رسول اللہ ﷺ، دین اسلام اور اہل حق کے خلاف خوب زہر اگلتے۔ جب کہ ان کے شعراء نے ذات نبوی پر خوب کیچڑ اچھالا اور ہجویہ اشعار سے اپنا خوب غصہ نکالا۔ چنانچہ ابو عفک یہودی جو سو سال کی عمر کو پہنچ چکا تھا رسول اللہ ﷺ کی مخالفت پر لوگوں کو برانگیختہ کرتا اور شعر کہتا تھا۔

"وکان ابو عفک من بنی عمرو بن عوف شیخا کبیرا قد بلغ عشرین و مائۃ سنۃ۔ وکان یہودیا، وکان یحرض علی رسول اللہ ﷺ، ویقول الشعر۔"(5)

علامہ الزرقانی کہتے ہیں کہ آپ کی ہجو کرتا تھا: "یھجوہ بہ" (6)

چونکہ یہ کھلی بغاوت تھی اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ کیے گئے معاہدہ کی صریحاً خلاف ورزی بھی تھی۔ یقیناً اس بغاوت کی سزا موت تھی۔ چنانچہ سالم بن عمیرؓ نے رسول اللہ ﷺ کے حکم سے اس کا کام تمام کر دیا۔(7)

ابو عفک کی طرح ایک حسد کی ماری شاعرہ عصماء بنت مروان نے بھی جو اوس قبیلہ سے تعلق رکھتی تھی اپنے اشعار میں اسلام اور نبی ﷺ کے خلاف خوب زہر اگلا اور لوگوں کو اپنے اشعار سے

آپ کی مخالفت پر ابھارنے کی ہر ممکن سعی کی۔ چنانچہ آپ ﷺ کے حکم پر عمیر بن عدیؓ نے اس کے گھر میں اسے قتل کر دیا۔

" وکانت تعیب الاسلام وت ذی النبی وتحرض علیه وتقول الشعر .... فقال له رسول الله ﷺ: قتلت ابنة مروان؟ قال: نعم" (8)

چونکہ یہود رسول اللہ ﷺ سے حد درجہ بیر رکھتے اس لیے سبھی یہود آپ ﷺ کی عزت و توقیر سے جلتے۔ یہود کے بڑے سردار بھی آپ کی ہجو کرنے اور آپ کے خلاف لوگوں کو ابھارنے میں پیش پیش تھے۔ اہل حق کی بدر میں فتح سے کعب بن اشرف مشہور شاعر سخت سیخ پا ہوا۔ یہ چالیس آدمی لے کر مکہ گیا۔ ابوسیا ن کو لے کر حرم میں آیا اور سب نے حرم کا پردہ تھام کر معاہدہ کیا کہ بدر کا انتقام لیں گے۔(9)

جب کعب بن اشرف مدینہ میں واپس آیا تو آنحضرت ﷺ کے متعلق انتہائی توہین آمیز اشعار کہے اور لوگوں کو آنحضرت ﷺ کے خلاف برانگیختہ کرنا شروع کیا۔ جب کعب کی فتنہ انگیزی حد سے بڑھ گئی تو آپ ﷺ کی اجازت سے محمد بن مسلمہؓ نے اسے قتل کر دیا۔(10)

مذکورہ بالا اشخاص کا قتل کسی طرح بھی ناانصافی اور ظلم نہیں کہے جاسکتے کیونکہ موجودہ دور میں بھی جس کو تہذیب وتمدن کا دور کہا جاتا ہے، باغیوں اور سرکشوں کی یہی سزا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا لوگوں نے معاہدات کی پابندی توڑ کر دشمنوں کو اللہ کے رسول کے خلاف ابھارنے کی ہر ممکن تگ ودو کی اور معصوم عن الخطا پیغمبر کو خواہ مخواہ حسد وبغض کی بنا پر زبردست تنقید کا نشانہ بنایا اور اپنے اشعار میں نبی کی ہجو کی۔ تاکہ لوگ آپ ﷺ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ کیونکہ عرب میں شاعری جادو کا سا اثر رکھتی تھی جیسا کہ آج الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے کسی کے خلاف پروپیگنڈا کر کے اسے تنہا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اسی طرح یہود نے زبردست پروپیگنڈا محاذ قائم کر کے آپ کی توہین کی جس پر وہ سزا کے مستحق ٹھہرے۔

منافقین کی اہل بیت پر بہتان طرازی

منافقین رسول اللہ ﷺ کے بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ اور ملت اسلامیہ کے اتفاق واتحاد کے فروغ سے سخت نالاں تھے وہ تو تصور کیے بیٹھے تھے کہ ان کی سازشوں اور فریب کاریوں کے آگے یہ نووارد گان

جلد ہی راہ فرار اختیار کر لیں گے، لیکن جب ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا تو انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کے خلاف زبردست کینہ اور بغض دلوں میں چھپائے رکھا چنانچہ جہاں کہیں انہیں کوئی موقع ملا، منافقین نے فتنہ وفساد کی آگ بھڑکانے سے گریز نہ کیا۔

چنانچہ غزوہ مریسیع یا بنی مصطلق سے واپسی پر منافقین نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا پر جس طرح بہتان طرازی کی اور حرم نبوی کے متعلق ایسا پروپیگنڈا کیا کہ سچے اہل ایمان بھی ان کے بہکاوے میں آ گئے۔ حتیٰ کہ خود نبی کریم ﷺ انتہائی اذیت ناک حالات سے دوچار ہوئے۔ بالآخر آپ نے تحقیق کے بعد فرمایا:

"یا معشر المسلمین من یعتذرنی من رجل قد بلغنی عنہ اذاہ فی اھلی واللہ ما علمت علی اھلی الا خیرا...."(11)

(مسلمانو! اس شخص سے کون میرا بدلہ لیتا ہے جس نے میری بی بی کی بدنامی مجھ تک پہنچائی، خدا کی قسم میں تو اپنی بی بی کو نیک (پاک دامن) ہی سمجھتا ہوں)

جس پر سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اس کے قتل کی اجازت چاہی تو سعد بن عبادہؓ نے اسے اپنے قبیلہ کی بے عزتی خیال کیا جس پر فریقین میں خاصی چپقلش ہوئی۔ آپ ﷺ نے انھیں خاموش کرادیا اور خود بھی خاموشی اختیار فرمالی ۲۔ اس نازک صورت حال سے منافقین کے زہریلے پروپگنڈیے کے اثرات کا بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

جاہلی رسوم کے خاتمہ پر رسول اکرم ﷺ کی کردار کشی

اسی طرح جب رسول اکرم نے حکم الٰہی سے جاہلیت کی قدیم رسم متبنیٰ کا خاتمہ کیا تو حضرت زید بن حارثہؓ کی مطلقہ حضرت زینبؓ سے خود خالق حقیقی نے آپ کا رشتہ نکاح قائم کر کے اس رسم بد کا بھی خاتمہ کر دیا کہ متبنیٰ کی بیوی حقیقی بہو نہیں لہذا اس سے نکاح کیا جا سکتا ہے۔

منافقین اور یہود نے اس پر بھی آسمان سر پر اٹھالیا اور عجیب وغریب انداز میں پروپیگنڈا کر کے نبی کریم ﷺ کے اعلیٰ وپاکیزہ کردار کو مسخ کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی۔ اس طرح شریعت کے اصلاحی اور جاہلیت کی کمر توڑنے والے الٰہی قوانین کو بھی بدترین شکل میں پیش کیا گیا تا کہ لوگ آپ ﷺ سے متنفر ہو کر دین حق سے اعراض برتیں۔

رسالت مصطفوی ﷺ کو مشکوک بنانے کی کوشش

یہود پر نبی کریم کی مخالفت کا بھوت سوار تھا انہوں نے جب بھی موقع ملا کھل کر رسول اکرم کے خلاف پروپیگنڈا کر کے لوگوں کو بہکانے کی سعی کی۔ اور ہمیشہ ناکامی کا منہ دیکھا۔ لیکن انہوں نے اپنی اصلاح کرنے کی بجائے نبی کریم کے خلاف زیادہ زہر اگلا۔ چنانچہ زید بن لصیت، عثمان بن اوفیٰ اور نعمان بن عمرو جو علمائے یہود تھے اور منافق تھے انہوں نے رسول اکرم کی اونٹنی کے گم ہونے پر آپ کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا کہ محمد کہتے ہیں مجھ کو آسمان سے خبر آئی ہے کیا اُن کو خبر نہیں کہ اُن کی اونٹنی کہاں ہے؟

"یزعم محمد انہ یاتیہ خبر السمائ، وھو لا یدری این ناقتہ!"(12)

یہ وہ معاندانہ طرز عمل ہے جو اہلِ کتاب کو کسی صورت بھی زیب نہ دیتا تھا در حقیقت وہ لوگوں کو متذبذب کرنا چاہتے تھے۔ کہ محمد پیغمبر خدا نہیں ہیں لہٰذا ان سے منہ موڑ کر پھر سے ہماری (یہود کی) اتباع کرو۔

یہود کی تمسخرانہ سرگوشیاں

اہلِ کتاب کا گھناؤنا کردار جو قرآن نے بیان کیا اُس کی تصویر نبی رحمت کے دور میں بھی جھلکتی دکھائی دیتی ہے کہ کس طرح سے یہ انبیائے کرام کو ستاتے اور انہیں اذیتیں دیا کرتے تھے؟ چنانچہ نبی کریم کی پاک مجالس میں علمائے یہود تمسخر اور استہزاء سے باز نہ آتے چنانچہ یہود کے منافق مسجد نبوی میں چپکے چپکے سر جھکائے کچھ تمسخر کی باتوں میں معروف تھے کہ رسول رحمت نے دیکھ لیا اور فوراً مسجد نبوی سے نکلوا دیا۔(13)

دراصل یہ عام لوگوں کو داعی حق ﷺ سے بدظن کرنے کی مذموم سعی تھی تاکہ اہلِ ایمان کے دلوں سے نبی رحمت کی عظمت نکال کر انہیں اپنے جیسا دنیا پرست بنا دیا جائے۔

نبی کریم پر الزام تراشی

یہود و نصاریٰ دین اسلام کی ترویج پر سخت رنجیدہ تھے اور وہ بے بس تھے کہ اُن کے مذموم حربوں کا عوام الناس پر کوئی اثر نہیں پڑا بلکہ یثرب کے لوگوں کی اکثریت اسلام میں داخل ہو کر نبی رحمت کے دست و بازو بن چکے اور آپ دن بدن طاقت پکڑتے جارہے تھے۔ اس پر یہود و نصاریٰ نے آپ کی مجالس میں آپ پر مختلف الزامات لگا کر اہلِ ایمان کے حوصلوں کو پست کرنے کی سازش کی چنانچہ

جب آپ نے اپنے فرضِ منصبی کا حق ادا کرتے ہوئے یہود و نصاریٰ کو اسلام میں داخل ہونے کی پُر خلوص دعوت دی تو ابو رافع قرظی نے کہا اے محمد کیا آپ ہم سے یہ چاہتے ہیں کہ ہم تمہاری اس طرح عبادت کریں جیسے نصاریٰ عیسیٰ ابن مریم کی کرتے ہیں:

"اترید منا یا محمد ان نعبدک کما تعبد النصاریٰ عیسیٰ ابن مریم؟"(14)

یوں دکھائی دیتا ہے کہ یہود و نصاریٰ باقاعدہ منصوبہ بندی سے یہ کام کرتے۔ کیونکہ یہ یقینی بات تھی کہ جب یہ لوگ نبی رحمت کے پاس آئیں گئے تو لازماً نبی کریم ان کو اسلام کی دعوت دیں گے یا کچھ بحث ہو گی جس کا جواب وہ پہلے سے تیار رکھتے۔ اور موقع ملتے ہی وہ زہر اُگل دیتے تاکہ آپ کے متعلق لوگ بد گمانی کا شکار ہو جائیں لیکن یہ اہلِ کتاب کی حسرت ہی رہی۔

اہلِ کتاب کی تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے معصوم پیغمبروں کی توہین و اہانت کی حتی کہ اُن کے قتل سے دریغ نہ کیا جس کی بنا پر وہ بارگاہ خداوندی میں اپنا وقار کھو بیٹھے۔ اب ان کے پاس پھر موقع تھا کہ وہ ذلت و رسوائی کے طوق اتار پھینکتے اور اللہ تعالیٰ کے آخری نبی رحمت للعالمین ﷺ پر ایمان لے آتے اور دنیا و آخرت میں فلاح پاتے۔ لیکن اہلِ کتاب کی اکثریت نے رسول معظم کا نہ صرف انکار کیا بلکہ اُن کے خلاف ہر لحہ سازشوں میں مصروف رہے۔ مالک کائنات کی نصرت و حمایت سے اہلِ کتاب کے ناپاک عزائم دھرے کے دھرے رہ گئے اسی شکست کا نتیجہ ہے کہ یہود و نصاریٰ آج بیا پیغمبر اسلام خاتم النبیین کے خلاف پروپیگنڈا کر کے دنیا کو آپ کے متعلق بد ظن کرنے کی بھرپور تگ و دو میں مصروف ہیں۔ لیکن الحمد اللہ ان کے تمام حربے ماضی کی طرح آج بھی ناکامی سے دوچار ہیں اور رہیں گے۔

۲۔ داعی حق ﷺ کے خلاف مہم میں اہل حق کے لیے ہدایات

رسول رحمت ﷺ کے خلاف معاندین حق کی پروپیگنڈا مہم پر اہل حق کو خصوصی ہدایات سے نوازا گیا۔ قرآن حکیم کی تعلیمات ہر دور کے مسائل کے لیے مینارہ نور کی حیثیت رکھتی ہیں کیونکہ رب العالمین نے اپنے محبوب پیغمبر ﷺ کو ہر قسم کے پیش آمدہ مسئلہ پر وحی الٰہی کے ذریعے آگاہ فرمایا تاکہ اہل حق مخالفین کی منفی سرگرمیوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے پیغام اسلام کو پوری شد و مد سے ہر کس و ناکس تک پہنچانے کی سعی کریں۔ نیز دعوت حق کی اشاعت و ترویج میں کسی قسم کی سستی اور

غفلت کا مظاہرہ نہ کریں۔ کیونکہ معاندین اسلام کی اس قسم کی گھٹیا کردار کی 8 کا یہی مقصد تھا کہ ایک طرف پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ کے بلند حوصلوں پر کاری ضرب لگا کر انہیں پست حوصلہ کیا جائے اور دوسری طرف عوام الناس کو گمراہ کر کے نبی ﷺ کے پیغام کو سننے اور قبول کرنے سے روکا جائے۔

چنانچہ موقع بہ موقع قرآن حکیم کے ذریعے اہل حق کو دی جانے والی ہدایات کا خلاصہ کچھ یوں ہے:

موت وحیات کے فیصلے اللہ کے اختیار میں

اہل کتاب یہود کی نبی اکرم ﷺ سے انتہائی عداوت کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ انہوں نے صحابی رسول ﷺ اسعد بن زرارہؓ کی طبعی موت پر نبی رحمت ﷺ کو مورد الزام ٹھہرا کر لوگوں کو خوب گمراہ کرنے کی کوشش کی کیسا نبی ہے جو اپنے قریبی ساتھی کو بھی نہ بچا سکا۔ بلا شبہ یہ بچگانہ رویہ تھا کیونکہ اس بات میں تو کسی کافر کو بھی شک نہیں کہ زندگی اور موت کس کے اختیار میں ہے۔ لیکن آسمانی تعلیمات کے حامل نبی کریم ﷺ کی دشمنی میں موت کے متعلق واضح احکام تورات کو بھی فراموش کر بیٹھے۔ جس پر انہیں تنبیہ کی گئی کہ زندگی موت کا مالک وہ خدا ہے جو آسمانوں اور زمینوں کا مالک ہے اور آپ ﷺ کو اسی خدا نے سب کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے لہذا ہٹ دھرمی چھوڑ کر اللہ اور اس کے نبی امی پر ایمان لے آؤ اور ان کی اتباع کرو تاکہ ہدایت پا جاؤ۔

"قُلْ يَآيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا الَّذِيْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الَّذِيْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَكَلِمٰتِهٖ وَاتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ" (15)

(اے پیغمبر فرما دیں کہ لوگو میں تم سب کی طرف اللہ کا بھیجا ہوا ہوں (یعنی اس کا رسول ہوں وہ) جو آسمانوں اور زمین کا بادشاہ ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہی زندگانی بخشتا ہے اور وہ موت دیتا ہے تو اللہ پر اور اس کے رسول پیغمبر امی پر جو اللہ اور اس کے تمام کلام پر ایمان رکھتے ہیں ایمان لاؤ۔ اور ان کی پیروی کرو تاکہ ہدایت پاؤ۔)

تحویلِ قبلہ منشاء الٰہی

یہود کی سب سے بڑی بد نصیبی یہی تھی کہ نبی آخر الزماں ﷺ ان کے درمیان رشد وہدایت بانٹ رہے تھے لیکن انہوں نے ہدایت کے بدلے گمراہی کو ہی پسند کیا نیز آپ ﷺ کی ہر معاملہ میں مخالفت کی اور لوگوں کو داعی اعظم ﷺ سے متنفر کرنے کی بھرپور کوشش کی چنانچہ جب قبلہ کعبہ قرار پایا تو یہ

سخت مضطرب ہوئے اور نبی ﷺ کے خلاف ایک محاذ کھول دیا کہ آپ ﷺ کا منشور صرف اور صرف ہماری مخالفت ہے جس پر مالک کائنات نے یہ راز افشاں فرمادیا کہ قبلہ کی تبدیلی سے اہل تورات پہلے سے ہی آگاہ تھے لیکن حسد وبغض کی بنا پر جھوٹا واویلا کر رہے ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ ۚ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰىهَا ۚ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ شَطْرَهٗ ۚ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ"(16)

(اے پیغمبر ہم تمہارا آسمان کی طرف منہ پھیر پھیر کر دیکھنا دیکھ رہے ہیں (سو ہم تم کو اسی قبلے کی طرف جس کو تم پسند کرتے ہو منہ کرنے کا حکم دیں گے تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر لو۔ اور تم لوگ جہاں ہوا کرو (نماز پڑھنے کے وقت) اسی مسجد کی طرف منہ کر لیا کرو۔ اور جن لوگوں کو کتاب دی گئی ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ نیا قبلہ ان کے پروردگار کی طرف سے حق ہے اور جو کام یہ لوگ کرتے ہیں اللہ ان سے بے خبر نہیں)

اہل کتاب کے باطل عقائد کارد

اہل کتاب نبی کریم ﷺ کے ساتھ ناروا سلوک میں اس حد تک بڑھ گئے کہ براہ راست بھی وہ آپ ﷺ پر الزام لگانے سے نہ چونکتے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی برحق داعی اعظم ﷺ یہود و نصاریٰ کو اللہ کی بندگی کی بجائے اپنی بندگی کا حکم دیں۔ یقینا یہ یہود و نصاریٰ کی ایسی دورغ گوئی تھی جس پر انہیں ملامت بھی کی گئی اور انبیائے کرام کی دعوت کا حقیقی منشور بھی ان پر واضح کیا گیا تا کہ وہ ہٹ دھرمی سے باز آجائیں، ارشاد ہوتا ہے:

مَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ يُّؤْتِيَهُ اللّٰهُ الْكِتٰبَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُوْلَ لِلنَّاسِ كُوْنُوْا عِبَادًا لِّيْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَلٰكِنْ كُوْنُوْا رَبّٰنِيّٖنَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُوْنَ الْكِتٰبَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُوْنَ (17)

(کسی آدمی کے لائق نہیں کہ اللہ تو اسے کتاب اور حکومت اور نبوت عطا فرمائے اور وہ لوگوں سے کہے کہ اللہ کو چھوڑ کر میرے بندے ہو جاؤ بلکہ اس کو یہ کہنا سزاوار ہے کہ (اے اہل کتاب) تم (علمائے) ربانی ہو جاؤ کیونکہ تم کتاب (اللہ) پڑھتے پڑھاتے رہتے ہو)

اپنے مشن کی طرف توجہ رکھنا

چونکہ انبیاء کرام کی بعثت کا مقصود ہی جاہلیت کے رسوم ورواج کو تار تار کرنا ہوتا ہے لہٰذا ان کے لیے ضروری ہے کہ لوگوں کی احمقانہ باتوں پر توجہ دینے کی بجائے اپنے مشن پر توجہ مرکوز رکھیں۔ اور کسی بھی معاشرتی وسیاسی جتھوں سے گھبرانے کی قطعاً ضرورت نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

"وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ ۭ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَاۗىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ۭ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا "(18)

(اور جب آپ اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ نے بھی احسان کیا یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور آپ اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرو۔ پھر جب زیدؓ نے اس سے کوئی حاجت نہ رکھی تو ہم نے آپ سے اس کا نکاح کردیا تاکہ مومنوں کے لیے ان کے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے ساتھ نکاح کرنے کے بارے میں جب وہ ان سے حاجت نہ رکھیں کچھ تنگی نہ رہے اور اللہ کا حکم واقع ہو کر رہنے والا ہے)

اتباع رسول ﷺ کی خصوصی تاکید

رسول اکرم ﷺ کی ذات اقدس کے خلاف منفی پروپیگنڈہ کرنے سے یہود کا یہ مقصد بھی تھا کہ اہل ایمان آپ سے بدظن ہو جائیں اور آپ ﷺ کا ساتھ چھوڑ دیں۔ چنانچہ قرآن حکیم نے اہل ایمان کو جابجا حکم فرمایا کہ عزت وتکریم، خدا کی رضا، گناہوں کی بخشش اور دنیا و آخرت میں کامیابی کا انحصار رسول اللہ کی اتباع واطاعت پر ہے۔ ارشاد ہے:

"قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَیَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ . قُلْ اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْكٰفِرِیْنَ "(19)

(اے پیغمبر لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ بھی تمہیں دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے کہہ دو کہ اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔ اگر نہ مانیں تو اللہ بھی کافروں کو دوست نہیں رکھتا)

چنانچہ یہ تصریح بھی فرمادی کہ رسول اکرم ﷺ کی اطاعت در حقیقت اللہ کی اطاعت ہے۔ لہٰذا جو محمد کی اطاعت سے روگردانی کرے گا در حقیقت اس نے اللہ کی اطاعت سے روگردانی کی۔ ارشاد ہے:

"مَنۡ يُّطِعِ الرَّسُوۡلَ فَقَدۡ اَطَاعَ اللّٰهَ "(20)

(جو شخص رسول کی فرمانبرداری کرے گا تو بے شک اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی)

انسانیت کی بھلائی کے لیے طعنوں سے نہ گھبرانا

چونکہ یہود اور منافقین کے شر پسند عناصر ہمیشہ اس تلاش میں رہتے کہ کوئی عجیب بات ملے تو بات کا بتنگڑ بنا کر آپ کی رسالت کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کریں۔ چنانچہ جب متبنیٰ کی رسم کو ختم کر دیا گیا اور حکم الٰہی سے آپ نے زیدؓ کی مطلقہ زینب بنت جحشؓ سے نکاح فرمایا تو معاندین کی زبانیں شعلے اگلنے لگیں اور انتہائی گھٹیا باتیں آپ ﷺ کی طرف منسوب کرنے لگے۔

در حقیقت پیغمبر ہر قسم کی ذاتی اور دنیوی اغراض سے مبرا ہو کر معاشرے کی اصلاح کا ذمہ اٹھاتے ہیں اس لیے وہ صرف اپنے مالک حقیقی کے احکام کی بجا آوری میں مشغول نظر آتے ہیں۔ مفسدین کی وہ بالکل پروا نہیں فرماتے۔ کیونکہ متبنیٰ کے مسئلہ کے حوالے سے متعدد لوگوں کے حقوق سلب ہو رہے تھے لہٰذا اسے لغو قرار دینے سے ہی اصلاح ممکن تھی۔ چنانچہ مالک حقیقی نے نبی کو خصوصی ہدایات سے نوازا تاکہ معاندین کی بیہودگی کو آپ کسی خاطر میں نہ لائیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَّاتَّبِعۡ مَا يُوۡحٰٓى اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ‌ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ۔ وَّتَوَكَّلۡ عَلَى اللّٰهِ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا ۔ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنۡ قَلۡبَيۡنِ فِىۡ جَوۡفِهٖ‌ۚ وَمَا جَعَلَ اَزۡوَاجَكُمُ الّٰٓـئِىۡ تُظٰهِرُوۡنَ مِنۡهُنَّ اُمَّهٰتِكُمۡ‌ۚ وَمَا جَعَلَ اَدۡعِيَآءَكُمۡ اَبۡنَآءَكُمۡ‌ؕ ذٰ لِكُمۡ قَوۡلُكُمۡ بِاَفۡوَاهِكُمۡ‌ؕ وَاللّٰهُ يَقُوۡلُ الۡحَـقَّ وَهُوَ يَهۡدِى السَّبِيۡلَ ۔ اُدۡعُوۡهُمۡ لِاٰبَآئِهِمۡ هُوَ اَقۡسَطُ عِنۡدَ اللّٰهِ‌ۚ فَاِنۡ لَّمۡ تَعۡلَمُوۡۤا اٰبَآءَهُمۡ فَاِخۡوَانُكُمۡ فِى الدِّيۡنِ وَمَوَالِيۡكُمۡ‌ؕ وَلَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ فِيۡمَاۤ اَخۡطَاۡتُمۡ بِهٖۙ وَلٰكِنۡ مَّا تَعَمَّدَتۡ قُلُوۡبُكُمۡ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ۔ "(21)

(اور جو کتاب تم کو تمہارے پروردگار کی طرف سے وحی کی جاتی ہے اس کی پیروی کئے جانا بے شک اللہ تمہارے سب عملوں سے خبردار ہے اور اس اللہ پر بھروسہ رکھنا۔ اور اللہ ہی کارساز کافی ہے اللہ نے کسی آدمی کے پہلو میں دو دل نہیں بنائے۔ اور نہ تمہاری عورتوں کو جن کو تم ماں کہہ بیٹھتے ہو تمہاری ماں بنایا اور نہ تمہارے لے پالکوں کو تمہارے بیٹے بنایا یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں اور اللہ تو سچی بات فرماتا ہے اور وہی سیدھا رستہ دکھاتا ہے۔ مومنو! لے پالکوں کو ان کے اصلی باپوں کے نام سے پکارا کرو کہ اللہ

کے نزدیک یہی بات درست ہے۔ اگر تم کو ان کے باپوں کے نام معلوم نہ ہوں تو دین میں وہ تمہارے بھائی اور دوست ہیں اور جو بات تم سے غلطی سے ہوگئی ہو اس میں تم پر کچھ گناہ نہیں لیکن جو قصد دلی سے کرو (اس پر مواخذہ ہے) اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے)

۳۔ نبی اکرم ﷺ کا اسوہ حسنہ

رسول اکرم ﷺ نے مالک حقیقی کی ہدایات کے مطابق، اہل کتاب اور منافقین کی منفی سرگرمیوں پر بھرپور صبر و تحمل کا مظاہرہ فرمایا کیونکہ آپ کو آگاہ فرمادیا گیا تھا کہ آپ سے قبل بھی ہر ایک داعی حق کو جھٹلایا گیا اور انہیں بھی ایسے ہی گھٹیا طرز عمل سے ایذائیں پہنچائی گئیں جس پر انھوں نے صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ یہاں تک کہ نصرت الٰہی آ پہنچی۔ ارشاد ہے:

"وَلَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ فَصَبَرُوْا عَلٰى مَا كُذِّبُوْا وَاُوْذُوْا حَتّٰٓى اَتٰىهُمْ نَصْرُنَا ۚ وَلَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِ اللّٰهِ ۚ وَلَقَدْ جَآءَكَ مِنْ نَّبَاِى الْمُرْسَلِيْنَ "(22)

(اور آپ سے پہلے بھی پیغمبر ؑ جھٹلائے جاتے رہے۔ تو وہ تکذیب اور ایذا پر صبر کرتے رہے یہاں تک کہ ان کے پاس ہماری مدد پہنچتی رہی۔ اور اللہ کی باتوں کو کوئی بھی بدلنے والا نہیں اور آپ کو پیغمبروں کی خبریں پہنچ چکی ہیں (تو آپ بھی صبر سے کام لو)

مولانا مودودی لکھتے ہیں: "اللہ نے حق اور باطل کی کش مکش کے لیے جو قانون بنادیا ہے اسے تبدیل کرنا کسی کے بس میں نہیں ہے۔ حق پرستوں کے لیے ناگزیر ہے کہ وہ ایک طویل مدت تک آزمائشوں کی بھٹی میں تپائے جائیں۔ اپنے صبر کا، اپنی راستبازی کا، اپنے ایثار اور اپنی وفاداری کا، اپنے ایمان کی پختگی اور اپنے توکل علی اللہ کا امتحان دیں۔ مصائب اور مشکلات کے دور سے گزر کر اپنے اندر وہ صفات پرورش کریں جو صرف اسی دشوار گزار گھاٹی میں پرورش پاسکتی ہیں۔ اور ابتدائً خالص اخلاق فاضلہ و سیرت صالحہ کے ہتھیاروں سے جاہلیت پر فتح حاصل کر کے دکھائیں۔ اس طرح جب وہ اپنا اصلح ہونا ثابت کر دیں گے تب اللہ کی نصرت ٹھیک اپنے وقت پر ان کی دستگیری کے لیے آپہنچے گی۔"(23)

بلاشبہ آپ کے دشمن آپ کے حوصلوں کو پست کرنے میں بری طرح ناکام رہے۔ کیونکہ نبی رحمت ﷺ تو سراپا رحمت تھے آپ ﷺ کسی سے بھی مخالفت نہ رکھتے تھے کیونکہ آپ کو ان بھٹکے

ہوؤں کو صراط مستقیم پر گامزن کرنے کا مشن سونپا گیا تھا جسے آپ ﷺ نے ہر صورت پایہ تکمیل تک پہنچانا تھا۔

ایذا رسانی پر صبر

رسول اکرم ﷺ کو مدینہ طیبہ میں انتہائی مکار دشمن سے واسطہ پڑا جو ہر وقت پیغمبر اسلام کے خلاف سرگرم رہتا لہٰذا اسعد بن زرارہؓ کی وفات پر آپ ﷺ دوہرے صدمے سے دوچار ہوئے ایک طرف اپنے صحابی کی موت کا غم تھا اور دوسری طرف مخالفین کا منفی پروپیگنڈا عروج پر تھا یہود اور مفاد پرست ٹولے نے اس بات کی خوب تشہیر کی کہ (نعوذ باللہ) آپ ﷺ رسول نہیں ہیں کیونکہ یہ کیسے ممکن ہیں کہ آپ ﷺ کا محبوب دوست بیماری میں وفات پا جائے درحقیقت معاندین ایک طرف کردار کشی کر کے آپ ﷺ کے حوصلوں پر کاری ضرب لگانا چاہتے تھے تاکہ اشاعت اسلام کا سلسلہ فوراً رک جائے جب کہ دوسری طرف صحابہ کرامؓ کو آپ ﷺ سے بدل کرنا مقصود تھا تاکہ وہ آپ ﷺ کی اطاعت کا دم بھرنے کی بجائے پھر کفر کی طرف پلٹ آئیں۔

لیکن نبی کریم ﷺ نے کمال بردباری کا مظاہرہ فرمایا اور صحابہؓ کو آگاہ فرمادیا کہ خود پیغمبر ﷺ بھی اپنی جان کے معاملہ میں اللہ کے محتاج ہیں چنانچہ آپ ﷺ نے معاندین کے فاسد خیالات کا بڑے عمدہ پیرائے میں رد فرمایا اور لوگوں پر واضح کر دیا کہ موت حیات کے معاملے میں حکم الٰہی میں کوئی دخل اندازی کرنے کی جسارت نہیں کر سکتا۔ نیز آپ ﷺ نے ان کے خلاف کوئی عملی قدم نہیں اٹھایا۔ چنانچہ رسول اکرم ﷺ کے اسوہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ معاندین کی اصلاح کے لیے ان کے معاندانہ طرز عمل پر سخت اقدام نہ کیا جائے اور ان کی تلخ اور کڑوی باتوں کو برداشت کیا جائے کیونکہ داعی کا مقصد ترکی بہ ترکی جواب دینا نہیں بلکہ ان بگڑے ہوئے لوگوں کو سمجھا بجھا کر مالک کا اطاعت شعار بنانا ہوتا ہے لہٰذا آج ہمیں بھی اسی رستہ کو اپنانا ہوگا۔

مخالفین سے الجھنے سے گریز

یقیناً داعی حق ﷺ کے منصب کا تقاضا تھا کہ ہر حکم خداوندی کو عوام الناس تک پہنچائیں تاکہ لوگ صرف اپنے سچے رب کی پیروی میں لگ جائیں۔ تحویل قبلہ یہود کے لیے باعث تشویش تھا کیونکہ کعبہ کو قبلہ بنانے کا مطلب تھا کہ اب نبی کریم ﷺ کبھی کسی ایک معاملے میں بھی ان کی

موافقت نہیں کریں گے لہٰذا انہوں نے صریح حکم الٰہی پر نبی اکرم ﷺ کو مطعون کرنا شروع کیا لیکن آپ ﷺ نے ان سے الجھنے کی بجائے حکم الٰہی کو حرز جاں بنایا۔ عصری صورت حال میں نبی رحمت کی یہ حکمت عملی ہمیں معاندین کے شر سے اس طرح محفوظ رکھ سکتی ہے کہ ہم معاندین کے اس قسم کے اعتراضات پر ان سے الجھنے کی بجائے اسلام کی سچی اور سچی تعلیمات کی ہر سطح پر اشاعت کریں تاکہ معاندین جھوٹے واویلے سے لوگوں کو اپنی طرف راغب نہ کر سکیں نیز ہم احکام الٰہی پر سختی سے کاربند ہو جائیں جس طرح ہمارے محبوب پیغمبر ﷺ نے اطاعتِ الٰہی کا حق ادا کیا۔ کیونکہ معاندین آج جس قسم کی مسخ شدہ تصویر نبی خاتم ﷺ کی دکھارہے ہیں یقیناً اس کے پیچھے حسد و بغض کا جذبہ کار فرما ہے۔ لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ہم تدبر سے کام لیتے ہوئے ہر صورت محاذ آرائی سے گریز کریں۔

توہین رسالت ﷺ پر سخت موقف

داعی اعظم ﷺ نے مخالفین سے ہمیشہ عفوو در گزر کا معاملہ فرمایا لیکن یہ عجیب بات ہے کہ معاندین اسلام بالخصوص اہل کتاب نے آپ ﷺ کے ساتھ معاہدات کرنے کے باجود ایسی شر انگیز کاروائیاں کیں کہ اگر اسے سختی سے کچلا نہ جاتا تو مدینہ فتنہ و فساد کی آماجگاہ بن جاتا۔ چنانچہ آپ ﷺ نے یہودی شعراء کو جو مسلسل آپ ﷺ کی کردار کشی کر کے مخالفین کو آپ ﷺ کے خلاف اٹھنے کی دعوت دے رہے تھے ان کے قتل کا حکم صادر فرمایا۔ یقیناً کسی بھی نبی کی بے حرمتی کی یہی سزا ہے جیسا کہ خود یورپ میں توہین مسیح کے جرم کی سنگین سزا، سزائے موت نافذ کیے رکھی اور اب بھی عمر قید کی صورت میں موجود ہے۔(24)

عصر حاضر میں یہود و نصاریٰ کی طرف سے متعدد بار رسول رحمۃ للعالمین ﷺ کی شخصیت مبارک کو مسخ کر کے پیش کیا گیا اور ایسی بیہودہ تصویریں بنا کر دنیا کے سامنے پیش کی گئیں کہ جن سے رسول آخر الزماں ﷺ کی شخصیت کا تمسخر اڑانا مقصود تھا اور اسے آزادی رائے کا نام دینے کی سعی کی گئی جس پر یقینا ہر محب رسول کا دل خون کے آنسو رویا۔ لیکن اہل کتاب کہلوانے والوں کو اتنی شرم بھی نہ آئی کہ اس قسم کے معاملات پر افسوس کا اظہار کریں اور یقین دلائیں کہ آئندہ ایسی دل آزار حرکت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔

اس وقت اسلامی دنیا بد قسمتی سے انتہائی ضعف کی کیفیت سے دوچار ہے کیونکہ اگر بیک وقت تمام اسلامی ممالک اس ملک کے خلاف سفارتی تعلقات کی منقطعی کا اعلان ہی کر دیں تو یقیناً اس کا اثر

دکھائی دے گا اس کے علاوہ بین الاقوامی سطح پر ایسا معاہدہ کیا جائے کہ کسی بھی دین و مذہب کے پیغمبروں، رسولوں اور رہنماؤں کے خلاف توہین کی سزا، سزائے موت ہوگی تو بلاشبہ اس معاہدہ پر کوئی بھی معترض نہ ہوگا۔ بالفرض اگر کوئی ایسا معاہدہ نہیں ہوتا تو اس صورت میں ایسے شرپسند عناصر کی بیخ کنی کے دیگر طریقوں کو بروئے کار لانا ہوگا

واقعہ افک پر نبی کریم ﷺ کا مثالی کردار

منافقین نے جب دیکھا کہ رسول اکرم کو جنگ و جدل سے ہرانا ان کے بس کی بات نہیں تو انہوں نے نبی مکرم ﷺ کو اخلاقی پہلو سے مات دینے کی ناپاک سعی کی جس کے نتیجے میں واقعہ افک پیش آیا اور رسول رحمت ﷺ کو ایسی اذیت کا سامنا کرنا پڑا کہ جو بیان سے باہر ہے لیکن آپ ﷺ نے کمال حکمت و تدبر سے کام لیتے ہوئے اہل اسلام کو آپس میں دست و گریباں نہیں ہونے دیا کیونکہ منافقین کی سب سے بڑی خواہش یہی تھی کہ ایک طرف رسول اکرم ﷺ کی کردار کشی کرکے (نعوذ باللہ) انہیں لوگوں کی نظر سے گرایا جائے اور دوسری طرف اس واقعہ پر اہل ایمان کو آپس میں لڑا کر ان کی قوت کو پاش پاش کر دیا جائے۔

بلاشبہ یہ بڑا کڑا امتحان تھا لیکن رسول خاتم ﷺ نے منافقین کے ناپاک ارادوں کو خاک میں ملا دیا۔ جو امت کے لیے سبق تھا کہ انتہائی کربناک اور المناک ماحول میں خوب غور و خوض کر کے آگے بڑھیں یہ نہ ہو کہ وہ معاندین کی سازشوں کا شکار ہو کر ایک دوسرے کو مٹانے پر تل جائیں۔

جاہلانہ رسموں سے جنگ کا جذبۂ عالی

نبی اکرم ﷺ چونکہ نبی خاتم ﷺ تھے لہٰذا مالک کائنات نے ان کے ذریعے ہر ایسی قبیح رسم کی جڑ کاٹنی تھی جس سے لوگوں کے حقوق غصب ہوتے ہوں لہٰذا ان فرسودہ رسوم کے خاتمے کے نتائج و ثمرات سے آگاہی حاصل کیے بغیر منافقین اور مخالفین نے محض حسد و بغض سے رسم تبنی کو انتہائی سنگین جرم اور گناہ کبیرہ قرار دیکر آپ ﷺ کی کردار کشی شروع کر دی۔ لکنے آپ ﷺ نے منفی پروپیگنڈا پر بلند حوصلگی کا ثبوت دیا اور متبنیٰ جیسی ظالمانہ رسوم کے خلاف اعلان جنگ کیا اور کسی کی ملامت کو خاطر میں نہیں لایا گیا جیسا کہ آپ ﷺ کو حکم الٰہی تھا:

"مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ اللّٰهُ لَهٗ سُنَّةَ اللّٰهِ فِي الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلُ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ قَدَرًا مَّقْدُوْرًا الَّذِيْنَ يُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَيَخْشَوْنَهٗ وَلَا يَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِيْبًا۔"(25)

(پیغمبر پر اس کام میں کچھ تنگی نہیں جو اللہ نے ان کے لیے مقرر کر دیا اور جو لوگ پہلے گزر چکے ہیں ان میں بھی اللہ کا یہی دستور رہا ہے اور اللہ کا حکم ٹھہر چکا تھا۔ اور جو اللہ کے پیغام پہنچاتے اور اس سے ڈرتے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے۔ اور اللہ ہی حساب کرنے والا کافی ہے)۔

اسی جذبہ عالی کی پیروی کی اس وقت بھی اشد ضرورت ہے کیونکہ اسلام کی تعلیمات کی بنیاد ہی فلاح انسانیت پر ہے لیکن اہل کتاب نے پروپیگنڈا کے ذریعے اپنے خود ساختہ سماجی نظام کو پوری دنیا کے لیے ماڈل بنا کر پیش کیا اور بزور قوت اس کو دنیا پر مسلط کرنے کی کوشش کی ان حالات میں اہل ایمان کی ذمہ داری اور بھی بڑھ جاتی ہے کہ وہ ہر اس نظام سے دور رہیں جس سے انسانوں کے حقوق غصب ہوتے ہیں۔ نیز اسلامی ضابطہ حیات کو زندگی کے ہر گوشے میں نافذ کر کے دنیا کو بھی اس کی دعوت دیں اور کسی بھی ملامت کرنے والے کی ملامت کو خاطر میں نہ لائیں کیونکہ دین اسلام کے ذریعے تمام بھلائی پر مبنی تعلیمات وہدایات اہل اسلام کے پاس پہلے سے موجود ہیں۔

اہل کتاب کے خود ساختہ عقائد کی نفی اور اثباتِ حق

یہود و نصاریٰ نے جس طرح اپنے نبیوں اور رسولوں کو مختلف بے جا سوالات کر کے زچ کیا۔ اسی قسم کا رویہ حضرت محمد ﷺ کے ساتھ بھی اختیار کرنے کی سعی کی۔ لہٰذا دربار نبوی ﷺ میں دونوں جماعتوں کے سرکردہ لوگوں نے جب ایک اللہ کی طرف پلٹنے کا پیغام سنا تو بجائے اس بات کے کہ وہ دعوت حق پر غور وفکر کا عندیہ دیتے یا اپنے شبہات کے ازالہ کے لیے مزید وضاحت مانگتے مگر انہوں نے آپ ﷺ پر الزام دھر دیا کہ کیا آپ ﷺ کی بھی یہی تمنا ہے کہ نصرانیوں کی طرح ہم آپ ﷺ کی پوجا کریں؟ درحقیقت وہ "لا الہ الا اللہ" کی طرف آنا ہی پسند نہیں کرتے تھے اسی بنا پر ایسا گھٹیا الزام آپ ﷺ پر لگا دیا تاکہ آپ ﷺ ان کو حق طرف بلانے سے گریز کریں۔ چونکہ آپ ﷺ ان کی سرشت سے خوب آگاہ تھے لہٰذا بڑے عمدہ انداز سے ان پر واضح فرمایا :

" معاذ اللہ نہ ہم خود اللہ وحدہ لاشریک کے سوا دوسرے کی پوجا کریں نہ کسی اور کو اللہ کے سوا دوسروں کی عبادت کی تعلیم دیں نہ میری رسالت کا یہ مقصد ہے نہ مجھے اللہ حاکم اعلیٰ کا یہ حکم ہے "(26)

درحقیقت یہ یہود کی ہٹ دھرمی تھی کہ وہ آپ ﷺ کے متعلق ایسی بات رہے تھے حالانکہ وہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کا پیغام کیا ہے؟ یہود و نصاریٰ کے شاطرانہ طرز عمل کی بنا پر عوام الناس دینِ حق سے اعراض برتتے رہے اور آج ان کا کردار ماضی سے بھی زیادہ بھیانک ہے کہ اسلام اور

پیغمبر اسلام ﷺ کے متعلق عجیب و غریب خرافات گھڑ کر عوام الناس کو گمراہ کر رکھا ہے جیسا کہ عصر حاضر کی معروف راہبہ و مستشرقہ کیر ن آرم سٹرانگ نے اپنی کتاب "Muhammad A Biography of the Prophet" کے پہلے باب میں نبی کریم ﷺ کے متعلق اہل کتاب کی فرضی کہانوں اور قصوں کا تفصیل سے ذکر کیا ہے جس کو نقل کرنے کی اس خاکسار میں ہمت نہیں۔ بہرحال کیرن آرم سٹرانگ قابل تعریف ہیں کہ جس نے ان تمام باتوں کو من گھڑت قرار دیا ہے لہٰذا اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ نبی رحمت داعی اعظم ﷺ کی سیرت طیبہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے دین حق ان تک پہنچایا جائے نیز نبی رحمت ﷺ کے اخلاق و کردار اور عظمت خاتم النبیین ﷺ سے بالخصوص آگاہ کیا جائے یقیناً یہ عداوت ترک کرکے نبی رحمت ﷺ کے امتی بننے کو ترجیح دیں گے۔

شر پسند عناصر کے ساتھ سخت برتاؤ

جب یہود کے شر پسند عناصر کی منفی سرگرمیاں اور پروپگنڈا مہم بدترین شکل اختیار کر گئی اور آپ نے محسوس کیا کہ اگر ان مفسد اور شریر لوگوں کو مزید ڈھیل دی گئی تو یہ سخت فتنہ وفساد برپا کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔ لہٰذا کعب بن اشرف اور اس جیسے دیگر یہودی فتنہ بازوں کے قتل کا حکم جاری کیا گیا۔ جبکہ منافقین سے عفو و درگزر کا معاملہ اس لیے رکھا کہ وہ اس طرح کھل کر آپ اور اہل حق کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ نیز وہ اہل حق سے سخت خائف بھی تھے۔

اس طرح آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ سے امت کو یہ تعلیم دی گئی کہ ایسے شریر اور فتنہ باز لوگ جو کسی عہد کی پابندی نہ کریں اور کفر و باطل کی گود میں بیٹھ کر اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف زہر اگلیں اور معاندین حق کے ساتھ مل کر اہل حق کو بیخ و بن سے اکھاڑ پھینکنے کے منصوبے رکھتے ہوں ان سے کسی بھی صورت اعراض نہ برتا جائے بلکہ جتنی جلدی ممکن ہو زمین سے ایسے سرکش و باغیوں کو پاک کر دینا چاہیے۔

۴۔ نتائج و اثرات:

داعی حق کے خلاف باطل کے علمبرداروں کی پروپیگنڈا مہم کے نتائج و اثرات ان کی توقعات کے برعکس برآمد ہوئے جو حسب ذیل ہیں:

۱۔ معاندین نے نبی کریم ﷺ سے بد ظن کرنے کی ہر ممکن سعی کی حتی کی صحابی رسول ﷺ کی طبعی موت پر آپ ﷺ کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا گیا کہ ان کا رسالت سے دور کا بھی واسطہ نہیں حالانکہ موت وحیات کے متعلق تو مشرکین کا بھی عقیدہ تھا کہ یہ سب کچھ خالق ومالک کے قبضہ ،قدرت میں ہے لیکن مخالفین کا مقصد تو صرف آپ ﷺ کو رنجیدہ کرنا اور صحابہ کرام کے دلوں میں شکوک و شبہات کے بیج بونا تھے۔ لیکن الحمد اللہ معاندین اپنے پروپیگنڈا میں بری طرح ناکام ہوئے کیونکہ آپ ﷺ نے سب پر واضح فرمادیا کہ اس معاملے میں رسول بھی بے اختیار ہیں۔ لہٰذا صحابہ کرام نبی ﷺ سے بد ظن ہونے کی بجائے حقائق سے منکشف ہو کر آپ ﷺ پر جان نچھاور کرنے لگے۔

۲۔ تحویل قبلہ پر یہود نے آپ ﷺ کے خلاف خوب پروپیگنڈا کیا کہ آپ ﷺ کا مشن صرف ہماری مخالفت ہے۔ چونکہ لوگ کھلی آنکھوں سے نبی کریم ﷺ کی صداقت اور یہود کی فریب کاریوں کا ملاخطہ کررہے تھے۔ اس لیے کسی نے بھی یہود کی چالبازی پر لبیک نہیں کہا اور خوشی خوشی کعبہ کی طرف منہ کر کے عبادات بجالانے لگے۔ جس سے یہود کو اپنی مذہبی حیثیت کے خاتمے کا خوف لاحق ہوا کیونکہ یہی اوس وخزرج تھے جو ان کی ہر بات پر لپکتے لیکن آج نبی ﷺ اکرم جیسی باکردار قیادت کی پیروی پر وہ شاداں وفرماں تھے

۳۔ اہل کتاب اہل اسلام کی مذہبی ،سیاسی اور معاشی حیثیت کے مستحکم ہونے پر سخت متردد تھے لہٰذا حسد اور کینہ یہاں تک جا پہنچا کہ شعراء نے معصوم عن الخطا محسن انسانیت حضرت محمد ﷺ کی شخصیت پر بدترین حملے کیے اور آپ ﷺ کی کردار کشی کی انتہا کردی جس پر آپ ﷺ نے شاعر ابو عفک یہودی اور شاعرہ عصماء بنت مروان کے قتل کے احکام صادر فرمائے۔ کیونکہ اگر آپ ﷺ ان کو ڈھیل دیتے تو وہ اور نڈر ہو جاتے لہٰذا ایسے شر پسند عناصر کی بیخ کنی از حد ضروری تھی علاوہ ازیں کعب بن اشرف جیسے خبیث شاعر کی موت پر یہودی خوف زدہ ہو گئے۔ اور سمجھ گئے کہ جو بھی فتنہ وفساد پیدا کرنے کی کوشش کرے گا اس کا انجام بھیانک ہو گا۔ اس طرح یہود اپنی شرارتوں سے وقتی طور پر رک گئے۔

۴۔ منافقین کی اہل بیت پر بہتان طرازی سے رسول اکرم ﷺ اور اہل ایمان سخت صدمے سے دوچار ہوئے لیکن منافقین کا کردار بھی کھل کر سامنے آگیا جس کے نتیجے میں منافقین کی ہمنوائی کرنے والے ان کے مخالف بن گئے نیز حضرت عائشہ صدیقہ کی پاک دامنی کی گواہی خود خالق کائنات

نے وحی الہٰی کی شکل میں نازل فرمائی جو یقیناً ہر بد باطن کے منہ پر طمانچہ تھا۔ چنانچہ مالک کائنات نے قیامت تک کے لیے ازواج رسول کی عظمت واضح کر دی کہ کوئی بھی آپ ﷺ کی ازواج پر انگلی نہ اٹھا سکے جیسا کہ آج بعض بد فطرت مستشرقین واقعہ افک پر طرح طرح کی کہانیاں بناتے ہیں انہیں مالک حقیقی کا پیغام بھی ذہن نشین رکھنا چاہیے۔ نہیں تو ان کا انجام بھی ان سے مختلف نہ ہوگا۔ کیونکہ مالک کائنات اپنے محبوب بندوں کی توہین برداشت نہیں فرماتے۔

۵۔ معاندین اسلام نے نبی رحمت ﷺ کو متبنیٰ جیسی جاہلانہ رسم کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے پر زبر دست مطعون کیا اور ہر کس و ناکس کے سامنے آپ ﷺ کی کردار کشی کی گئی لیکن جب خالق حقیقی نے اس رسم بد کے اثرات سے آگاہ کیا اور اس کو فیصلہ خداوندی قرار دیا تاکہ لوگوں کے حقوق پامال نہ ہوں تو اہل ایمان کے دل میں نبی اکرم ﷺ کی قدر و منزلت اور بھی بڑھ گئی کہ آپ ﷺ نے انسانوں کی بھلائی کے لیے کس قدر اذیتیں برداشت کیں اور مخالفین کو ذلت و رسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔ ان شاء اللہ آج بھی آپ ﷺ کے ناقدین اسی انجام سے دوچار ہونگے۔

۶۔ مخالفین نے طرح طرح کے اعتراضات کرکے آپ ﷺ کی رسالت کے متعلق شکوک و شبہات پیدا کرنے کی سعی کی کہ (نعوذ باللہ) آپ ﷺ کو اپنی اونٹنی کے گم ہونے کی خبر نہیں اور آسمان سے وحی آنے کی باتیں کرتے ہیں۔ درحقیقت معاندین صحابہ کرامؓ کو آپ ﷺ سے بیزار کرنے کی ناپاک سرگرمیوں میں ملوث تھے لیکن مالک کائنات نے نبی ﷺ کو خبر دے دی کہ منافقین یہود یہ باتیں کر رہے ہیں۔ جس سے منافق علمائے یہود کا دہرا کردار سب پر عیاں ہو گیا جس پر وہ رسوا ہو کر رہ گئے جبکہ نبی کریم ﷺ کی عظمت کا پتہ اس سے چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب ﷺ کے متعلق اتنی بات بھی گوارا نہیں فرماتے۔ چنانچہ ملعون منافقین نہ صرف مالک حقیقی کی بارگاہ میں راندے گئے بلکہ نبی کریم ﷺ اور اہل ایمان کی نظروں سے بھی گر گئے لہٰذا انہی دنیا و آخرت کے خسارہ کے سوا کچھ ہاتھ نہ آیا۔

۷۔ یہود کی اس سے بڑی بد قسمتی اور کیا ہو گی کہ انہوں نے نبی رحمت ﷺ پر ایمان لانے کی بجائے آپ ﷺ کی مخالفت کو ترجیح دی اور منافقت کا لبادہ اوڑھ کر صحابہ کرامؓ کو راہ ہدایت سے بھٹکانے کی ہر ممکن سعی کی اور ان کی یہ مزموم کاروائیاں مسجد نبوی ﷺ میں بھی جاری رہتیں جس پر آپ ﷺ نے صحابہؓ کو حکم دیا کہ ان کو مسجد نبوی ﷺ سے نکال دیا جائے۔ یہی عمل ان کی ذلت کا

منہ بولتا ثبوت ہے کہ مسجد نبوی ﷺ کے اندر بھی اپنی شرارتوں کا سلسلہ جاری رکھا اور ہمیشہ کے لیے ملعون ٹھہرے جبکہ جاہل اور مشرک آپ ﷺ کی پیروی کر کے دنیا و آخرت میں معزز بن گئے۔

۸۔ یہود و نصاریٰ نبی خاتم ﷺ کے خلاف مسلسل پروپیگنڈا کرنے میں مصروف تھے لیکن کہیں بھی ان کو کامیابی میسر نہ آئی سوائے تحویل قبلہ پر چند جہلا متنفر ہوئے جبکہ دوسری طرف اسلام خطہ عرب میں مقبول دین بنتا جارہا تھا اور ہر طرف سے لوگ کھچے چلے آرہے تھے۔ جس پر یہود و نصاریٰ سخت متردد تھے لہٰذا مختلف چالوں سے اہل حق کو ڈگمگانے کی پوری تگ و دو کر رہے تھے۔ چنانچہ یہود و نصاریٰ نے مجلس نبوی ﷺ میں آپ ﷺ سے اس انداز میں بات کی کہ شاید آپ ﷺ کا مقصود بندگی الٰہی کی بجائے بندگی محمد ہے جس پر آپ ﷺ نے فوراً ان کی گرفت فرمائی اور واضح کیا کہ میرا منشور شرک و کفر کے برعکس توحید خالص کا پرچار ہے۔ اس طرح آپ ﷺ نے ان کے گھناونے پروپیگنڈا کا فوراً گلا گھونٹ ڈالا تاکہ ہر شخص سمجھ لے کہ آپ ﷺ تو کفریہ کلمہ سننا بھی گوارا نہیں فرماتے۔ آج بھی یہی اہل ایمان کا شیوہ ہونا چاہیے۔

۹۔ یہود کی عہد شکنی اور نبی مکرم ﷺ کے خلاف ناروا پروپیگنڈا سے وہ اپنے عبرت ناک انجام کو پہنچ گئے۔ اور اپنے مذموم مقاصد اپنے سینوں میں لیے دفن ہو گئے۔ جس سے دیگر شرپسند عناصر دبک گئے اور آپ ﷺ کی توہین و اہانت سے باز آ گئے۔

حوالہ جات وحواشی

1) ابن ہشام، ابو محمد، عبد الملک، السیرۃ النبویۃ، دار الفجر للتراث، القاہرہ، 2004م، 118/2

2) ابن قیم، شمس الدین، محمد بن ابی بکر، زاد المعاد فی ھدی خیر العباد، دار الفکر، بیروت، لبنان 1424ھ، 57/1

3) البقرہ2: 144

4) ابن کثیر، عماد الدین، اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، مکتبہ دار الفیحاء، دمشق، 1414ھ، 263/1

5) ابن سعد، محمد، الطبقات الکبری دار الفکر، بیروت، لبنان، 1414ھ، 365/1

6) الزرقانی، محمد عبد العظیم، شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب اللدنیہ، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان، 1996، 347/2

7) الطبقات الکبریٰ: 365/1

8) الطبقات الکبریٰ :1/365

9) حینب بن محمد، شیخ ،دیار بکری، تاریخ الخمیس فی احوال النفس نفیس، موسسۃ شعبان، بیر ت، س۔ن 389/1

10) بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، صحیح بخار ی، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، س۔ن، کتاب المغاز ی، باب قتل کعب بن اشرف: 2/579

11) صحیح بخاری، کتاب المغازی، باب حدیث الا: 2/632

12) السیرۃ النبویہ لابن حشام: /133

13) السیرۃ النبویۃ لابن حشام:1/134

14) البیھقی، ابوبکر، احمد بن حسین ،دلائل النبوۃ، تحقیق عبدالمعطی قلعج ی دارالکتب العلم یہ، بیر وت، 1985م۔3/384

15) الاعراف7: 158

16) البقرہ2: 144

17) آل عمران3: 79

18) الاحزاب33: 37

19) آل عمران3: 79

20) النساء4: 80

21) الاحزاب33: 2-5

22) الانعام6: 34

23) مودودی، ابوالاعلیٰ، سید، تفہیم القرآن، لاہور، 1986ء، 1/535

24) رضوی، محمد طاہر، تحفظ ناموس رسالت، اورینٹل پبلی کیشن، لاہور، س ن، ص25

25) الاحزاب33: 38-39

26) ابن کثیر ،اسماعیل بن عمر، تفسیر ابن کثیر ،مولانا محمد صاحب جوناگڑھ (مترجم)، مکتبہ قدوسیہ ،لاہور، 1994ء، 3/433